بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم جمعہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۲۳ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۵ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ ہجری | ۲۳ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہے احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ دہلی سے واپس تشریف لے آئی ہیں۔

افسوس کہ چودھری محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ساکن محلہ دارالعلوم فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم صحابی تھے۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۵ ماہ محرم ۱۳۶۱ھ

ہندوستان کی حفاظت کا نہایت اہم فرض

ایسے نازک اور خطرناک وقت میں جبکہ جنگ کا اژدہا ہندوستان کے دروازہ پر پہونچ چکا ہے۔ اور ہندوستان کے کئی شہروں میں حفاظتی تدابیر نہایت سرگرمی سے اختیار کی جا رہی ہیں۔ ایک طرف تو حکومت اہل ہند کے سیاسی اور ملکی مطالبات پر کان دھرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور دوسری طرف ہندوستان کے سیاسی لیڈر جنگ کے متعلق اپنے فرائض ادا کرنے پر آمادہ نہیں۔

حال میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جو اجلاس واردھا میں ہوا۔ اس میں صدر کانگرس نے تقریر کرتے ہوئے کہا "جنگ کے متعلق ہندوستان کے زاویہ میں اس وقت تک کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ جب تک برطانی حکومت کی روش نہ بدلے حکومت برطانیہ نے ایسا کوئی اقدام نہیں کیا۔ جس سے ہم اپنی روش پر نظر ثانی کریں۔ ہم جنگ کی مساعی میں مدد کرنے کو آمادہ ہیں۔ بشرطیکہ ہندوستان کی آزادی کی گارنٹی دیجائے۔ اگر ہندوستان کو سیاسی آزادی حاصل ہو جائے۔ تو ورکنگ کمیٹی کے کچھ ممبروں کو اور مجھے ضمیر کی بناء پر جنگ میں حصہ لینے سے کوئی اعتراض نہ ہوگا"

ایک اور سرکردہ ممبر نے کہا۔ "کانگرس گذشتہ بیس سال سے آزادیٔ ہندوستان کے لئے کام کر رہی ہے۔ یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اس مطالبہ سے دست بردار ہو جائے گی۔ خواہ انگریز اسے جاپان اور جرمنی کے جارحانہ اقدامات سے کتنا بھی خوفزدہ کرنے کی کوشش کریں"۔

اس کے مقابلہ میں حکومت برطانیہ کے ذمہ دار ارکان کے بیانات کے علاوہ وزیر اعظم نے حال میں جو بیان پارلیمنٹ میں دیا ہے اس میں یہ تو کہا۔ کہ سر تیج بہادر سپرو اور دیگر ہندوستانی لیڈروں کے مراسلہ کا جواب دیں گے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہدیا۔ کہ مجھے اس بات کا یقین نہیں۔ کہ اس وقت جبکہ دشمن ہندوستان کے دروازوں پر ہے۔ اہم آئینی سوالات کا اٹھانا سود مند ہو سکتا ہے۔

گویا دونوں طرف کے حالات سے کسی سمجھوتہ پر پہونچنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے حالانکہ موقعہ کی نزاکت اور خطرہ کی شدت کے پیش نظر چاہیئے یہ۔ کہ بیرونی دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت اور رعایا میں زیادہ سے زیادہ اتحاد ہو۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ نتیجہ خیز اور مؤثر جدوجہد کی جا سکے۔ مگر موجودہ حالات اس درجہ مایوس کن اور اندیشناک ہیں۔ کہ ہندوستان کا ہر بہی خواہ اور حکومت برطانیہ کا ہر سچا ہمدرد افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا خطرات بالکل واضح ہیں۔ اور اس میں بھی کسی کے لئے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ کہ اگر ہندوستان خطرہ میں پڑ گیا۔ اور دشمن کو ہندوستان میں داخل ہونے کا موقعہ مل گیا۔ تو یہ نہ حکومت برطانیہ کے لئے کوئی معمولی نقصان ہوگا۔ اور نہ اہل ہند کے لئے کسی رنگ میں مفید ثابت ہوگا۔ بلکہ یہ اتنی بڑی مصیبت اور اتنا بڑا نقصان ہوگا جس کا اس وقت اندازہ کرنا بھی ممکن نہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس خطرہ کے مقابلہ کی کیوں متحدہ طور پر کوشش نہیں کی جاتی۔ کیوں کسی پر احسان کرنے کے لئے نہ سہی کسی کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے نہیں۔ بلکہ خود نقصان سے بچنے کے لئے دور اندیشی سے کام نہیں لیا جاتا۔ ہم نہ صرف اہل ہند کے بہترین مفادات کے پیش نظر بلکہ حکومت کے بھی بہترین اغراض کی خاطر مشورہ دیتے ہیں۔ کہ یہ موقعہ جو اس وقت میسر ہے۔ اسے ضائع نہ کیا جائے۔ باہمی کشمکش نے پہلے ہی ہندوستان کو قریباً نہتا بنا رکھا ہے۔ اگر خطرہ کے بالکل سر پر آ جانے کے وقت بھی تصفیہ نہ کیا گیا اور کشمکش جاری رہی۔ تو سخت نقصانات رونما ہوں گے اور پھر سوائے ہاتھ ملنے کے کچھ نہ کیا جا سکے گا۔

گاندھی جی کے اہنسا کی ناکامی

گاندھی جی کے اہنسا کے عقیدہ کی ناکامی اگرچہ بارہا ثابت ہو چکی ہے۔ لیکن اب جبکہ دنیا کی قومیں ایک دوسری کو طاقت اور تشدد کے زور سے نابود کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ملکوں کے نقشے بدل رہے ہیں ظلم وستم اور کشت وخون کا دور دورہ ہے۔ اور ہندوستان بھی خطرہ کے موہنہ میں ہے۔ گاندھی جی کے اہنسا کے عقیدہ کو ان لوگوں نے بھی ترک کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ جو ان کے اشاروں پر چلنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ اور جن کا دعوےٰ ہے۔ کہ ہمارے اور گاندھی جی کے درمیان ایسے تعلقات ہیں جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

کانگرس کے حال کے جلسہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ "گاندھی جی کسی حالت میں بھی اہنسا کی بناء پر جنگ کی مساعی میں حصہ نہ لیں گے" گویا اگر دشمن ہندوستان پر حملہ کر دے۔ اور اس ملک میں بھی وہی ظلم وستم ڈھانے لگ جائے جن کا نشانہ دوسرے ممالک کو بنایا جا رہا ہے۔ تو بھی گاندھی جی اہل ہند سے یہی کہیں گے۔ کہ ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ اور چپ چاپ موت کے گھاٹ اترتے جاؤ۔ لیکن اسی جلسہ میں اسی موقعہ پر یہ بھی کہہ دیا گیا ہے۔ کہ "منطقی طور سے ہمیں وہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ جو گاندھی جی پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ منطق کو زندگی میں ہمیشہ کار فرما طاقت کی حیثیت حاصل نہیں رہتی"

اس سے بڑھ کر گاندھی جی کے اہنسا کے ناقابل عمل اور ناقابل تسلیم ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے تمام ہندوستان کو اس کا قائل بنانا تو الگ رہا۔ وہ آج تک

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پریشان کن اور بُرے خیالات کا علاج

(فرمودہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء)

"ایک شخص نے بذریعہ ایک تحریر عرض کیا۔ کہ میں افلاس سے ایسا گھبراتا ہوں کہ خیالات پریشان بعض وقت موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اس کا کیا علاج ہے۔ فرمایا ایسے خیالات کا علاج خداتعالےٰ کا خوف ہے۔ جب یہ پیدا ہوجائے۔ تو پھر آہستہ آہستہ کوئی صورت اطمینان نکل آتی ہے۔ گندے خیالات جو انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جاتا۔ البتہ جب ان پر عزم کرلیا جائے تو وہ قابل مؤاخذہ ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ اندرون میں خیالات کا پیدا ہونا یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے وہ مرفوع القلم ہیں۔ فرمایا جلدی اور بے صبری نہ چاہیئے۔ توبہ استغفار اور اصلاح اعمال کی کوشش کرو۔ ایسے خیالات بد کا تخم زندگی کے کسی گزشتہ حصہ میں بویا جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ وہ دُور ہوں تو پھر یکدفعہ ہی دور ہوجاتے ہیں۔ اور پتہ بھی نہیں لگتا۔ گھبرانے اور بے صبری سے ایک اور آفت آتی ہے پس صبر استغفار اور توبہ سے اصلاح اعمال میں لگا رہے۔ خدا کی آزمائش نہ کرے۔ ورنہ خود آزمائش میں پڑے گا۔ اور ہلاک ہوجائے گا۔ خداتعالےٰ کے حضور کوئی چیز انہونی نہیں ہوتی۔ اور نہ وہاں کوئی کمی ہے۔ (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء)

سترھواں وقار عمل ۲۹ جنوری کو ہوگا

آج سے تین سال قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کو ہاتھ سے کام کرنے اور کرانے کا ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا "میرے نزدیک مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ مہینہ یا دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کریں۔ کہ جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں"۔

پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہاتھ سے کام کرنے کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ "پس ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ تمام کام جن کو دنیا میں عام طور پر بُرا سمجھا جاتا ہے۔ ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے مثلاً مٹی ڈھونا یا ٹوکری اٹھانا یا کہی چلانا ہے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ ہر دوسرے مہینے ایک دن اسی غرض کے لئے مقرر کرتی ہے۔ کہ تا تمام جماعت اکٹھی ہوکر ہاتھ سے کام کرے۔ اور آپس میں ہمدردی، تعاون اور مساوات کا سبق سیکھے۔ اس دفعہ اسی قسم کا سترھواں یوم وقار عمل مورخہ ۲۹ جنوری بروز جمعرات مقرر کیا گیا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں پوری تعداد میں شامل ہوکر مجلس کو ممنون فرمائیں۔ مقام عمل نصرت گرلز سکول والی سڑک ہے۔ اور حاضری کا وقت صبح ½۹ بجے

مرزا منور احمد مہتمم وقار عمل

سائیکلوں کی ضرورت

اس وقت جبکہ سائیکلوں کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ اہم تبلیغی ضروریات کے لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب کرام سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جو دوست اپنی سائیکلوں میں سے کوئی سائیکل تبلیغ کے لئے عطا فرماسکیں۔ تو نظارت ان کی بہت ممنون ہوگی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار جلسہ مورخہ ۲۲ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوگا جس میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب خدام الاحمدیہ سے خطاب کریں گے۔ تمام خدام الاحمدیہ حلقہ ہائے قادیان سے بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر شریک جلسہ ہو کر ممنون فرمائیں۔ جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب نے بھی گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اس لئے ان کے نام اسی سلسلہ میں شائع کئے جاتے ہیں۔

۲۶۸۸۔ رشیدہ بیگم صاحبہ ضلع ہوشیارپور
۲۶۸۹۔ برکت علی صاحب " سیالکوٹ
۲۶۹۰۔ حشمت بی بی صاحبہ " ہوشیارپور
۲۶۹۱۔ حافظ عبد الرحمن صاحب ضلع لاہور
۲۶۹۲۔ نورالدین صاحب ضلع گورداسپور
۲۶۹۳۔ دوست محمد صاحب " سرگودہا
۲۶۹۴۔ صالحاں صاحبہ " "
۲۶۹۵۔ سید صاحب " "
۲۶۹۶۔ باقی صاحب " "
۲۶۹۷۔ شیر محمد صاحب ضلع گورداسپور
۲۶۹۸۔ محمد عالم صاحب "
۲۶۹۹۔ علی احمد صاحب "
۲۷۰۰۔ رحمن محمد صاحب "
۲۷۰۱۔ کرم بی بی صاحبہ "
۲۷۰۲۔ حسن محمد صاحب "
۲۷۰۳۔ سلطان بی بی صاحبہ "
۲۷۰۴۔ رشید بی بی صاحبہ "
۲۷۰۵۔ نذیراں بی بی صاحبہ "
۲۷۰۶۔ نذیر احمد صاحب "
۲۷۰۷۔ فتح محمد صاحب "
۲۷۰۸۔ سلطان احمد صاحب "
۲۷۰۹۔ فقیر علی صاحب "
۲۷۱۰۔ حاکم علی صاحب "
۲۷۱۱۔ محمد منور علی صاحب ٹپیرہ بنگال
۲۷۱۲۔ محمد شمس الحق صاحب ضلع ڈھاکہ
۲۷۱۳۔ عبد الجبار صاحب "
۲۷۱۴۔ عبد الحمید صاحب "
۲۷۱۵۔ Syed mohd Khainil
۲۷۱۶۔ عبد الحق صاحب بنگال
۲۷۱۷۔ ایک صاحب ضلع لاہور
۲۷۱۸۔ حیات خان صاحب "
۲۷۱۹۔ امید علی صاحب "
۲۷۲۰۔ اجواد صاحب کولمبو
۲۷۲۱۔ بشیر محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۷۲۲۔ محمد اسمٰعیل صاحب حیدرآباد سندھ
۲۷۲۳۔ فضل دین صاحب ضلع گورداسپور
۲۷۲۴۔ عالم بی بی صاحبہ "
۲۷۲۵۔ بی بی صاحبہ "
۲۷۲۶۔ بشیراں بی بی صاحبہ "
۲۷۲۷۔ کریم بخش صاحب "
۲۷۲۸۔ منظور محمد خان صاحب ضلع فیروزپور
۲۷۲۹۔ علی گوہر خان صاحب "
۲۷۳۰۔ نور بانو صاحبہ "
۲۷۳۱۔ رحمت بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۲۷۳۲۔ احمد علی صاحب "
۲۷۳۳۔ صغراں بی بی صاحبہ "
۲۷۳۴۔ عبد الغنی صاحب "
۲۷۳۵۔ ننھے خان صاحب قائم گنج
۲۷۳۶۔ جلیل خان صاحب "
۲۷۳۷۔ مسماۃ بنداں صاحبہ "
۲۷۳۸۔ " سندر صاحبہ "
۲۷۳۹۔ رشیداں صاحبہ "
۲۷۴۰۔ نبی بخش صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۷۴۱۔ نذیر الدین صاحب نئی دہلی
۲۷۴۲۔ ولی محمد صاحب ضلع سرگودہا
۲۷۴۳۔ حلیمہ صاحبہ "
۲۷۴۴۔ عبد المالک صاحب کراچی
۲۷۴۵۔ ملکھا صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۷۴۶۔ نور الٰہی صاحب " گورداسپور
۲۷۴۷۔ محمد بوٹا صاحب "
۲۷۴۸۔ رشیداں صاحبہ "
۲۷۴۹۔ صفیاں صاحبہ "
۲۷۵۰۔ منداں صاحبہ "
۲۷۵۱۔ نور سلطان صاحبہ ضلع جھنگ
۲۷۵۲۔ اکبر شاہ صاحب ضلع گجرات
۲۷۵۳۔ جھنڈو صاحبہ " لاہور
۲۷۵۴۔ عبد الغفار صاحب کشمیر
۲۷۵۵۔ عبد العزیز صاحب "
۲۷۵۶۔ مختی صاحب "
۲۷۵۷۔ احمد ٹھوکر صاحب "
۲۷۵۸۔ زوجہ " " " "
۲۷۵۹۔ عبد السبحان صاحب "
۲۷۶۰۔ مختی صاحب "
۲۷۶۱۔ عبد العزیز صاحب "
۲۷۶۲۔ عزیزی صاحبہ "
۲۷۶۳۔ محمد عمر صاحب "
۲۷۶۴۔ محمد رمضان صاحب "
۲۷۶۵۔ محمود الحسن صاحب امجد ضلع لاہور
۲۷۶۶۔ عبد الحی صاحب بنگال
۲۷۶۷۔ محمد بشیر الدین صاحب "
۲۷۶۸۔ Abdul Howal "
۲۷۶۹۔ بی بی زلیخا خاتون صاحبہ "
۲۷۷۰۔ شفیع الدین صاحب "
۲۷۷۱۔ عبد الحفیظ صاحب "
۲۷۷۲۔ عائشہ خاتون صاحبہ "
۲۷۷۳۔ حبیب الرحمن صاحب "
۲۷۷۴۔ مومن علی صاحب "
۲۷۷۵۔ محمد تمیز الدین صاحب "
۲۷۷۶۔ غلام رسول صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۷۷۷۔ عالم بی بی صاحبہ "
۲۷۷۸۔ ہاجرہ بی بی صاحبہ "
۲۷۷۹۔ نواب بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۲۷۸۰۔ اللہ رکھی صاحبہ "
۲۷۸۱۔ محمد طفیل صاحب "
۲۷۸۲۔ نور محمد صاحب ضلع منٹگمری
۲۷۸۳۔ امۃ الرشید صاحبہ ضلع کوہاٹ

(باقی)

لفظ ــــــ "بُدھ"

ایامِ جلسہ سالانہ میں مسجد اقصےٰ میں جو علمی لیکچروں کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ذیل مضمون پڑھا:۔

بُدھ دراصل کسی خاص شخص کا نام نہیں بلکہ ایسے شخص کو کہتے ہیں۔ جو سمجھ دار اور دانا ہو۔ اور اس کو معرفتِ تامہ حاصل ہو۔ گویا نبی یا رسُول کے واسطے پالی زبان میں جو لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ وُہ بُدھ ہے۔ مشہور جہاتما بُدھ جو ہندوستان میں ہوئے ان کی پیشگوئی ہے۔ کہ ہر تاریکی کے زمانے میں لوگوں کی ہدایت کے واسطے پہلے بھی بُدھ آتے رہے۔ اور آئندہ بھی آئیں گے۔ اور ایک آخری زمانہ کا بھی بُدھ ہوگا۔ جو متیہ کہلائے گا۔ میرے خیال میں یہ لفظ متیہ لفظ مسیحا کا بگاڑ ہے۔ اور ان معنی کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں اس زمانہ کے مسیح اور کرشن ہیں۔ وہاں اس زمانہ کے بُدھ بھی ہیں:۔

سیلونی مرکز

بُدھ مذہب اس وقت چین۔ تبت سیلون برما۔ ان چار مُلکوں میں بہت پھیلا ہُوا ہے سیلون میں اس کا سب سے بڑا مرکز شہر کانڈی میں ہے۔ جہاں اس کا بڑا لیڈر رہتا ہے۔ اور کئی سو راہب جو ساری عمر مجرد رہتے ہیں۔ وہاں بُدھ مذہب کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور فقیرانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ بُدھ مذہب کے عقائد کے مطابق جب کبھی زمانہ میں مظالم بہت ہوتے ہیں۔ تو بالخصوص غریبوں اور بے گناہوں پر مصیبت طاری ہوتی ہے۔ اس وقت بُدھ پھر نمودار ہوتا ہے۔ یہ نمودار ہونا بروزی طور پر ہوتا ہے۔ یعنی بُدھ کے سے صفات کے ساتھ کوئی نیا مصلح قرار دیا جاتا ہے۔

آخری زمانہ کا بُدھ

۱۹۲۷ء میں جب عاجز راقم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے تبلیغ کے واسطے سیلون گیا۔ تو میں بُدھوں کے بڑے لیڈر سے ملنے کے واسطے شہر کانڈی بھی گیا تھا۔ اثنائے گفتگو میں میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ آپ کی کتابوں کی پیشگوئیوں کے مطابق اب پھر بُدھ کب آئے گا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہمارے ہاں جو پیشگوئیاں ہیں۔ ان کے مطابق اس آخری زمانے میں آنے والے بُدھ کا یہی وقت ہے۔ آج کل ہی اُس کو ظاہر ہونا چاہیئے۔ اس آخری آنے والے کا نام "متیہ" ہوگا۔ اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ لفظ دراصل "مسیحا" ہے۔ جو بگڑ کر "متیہ" بن گیا:۔

علاماتِ آخری زمانہ

انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اُس کے ظہور کے زمانے میں بہت مظالم ہونے والے ہیں۔ لیکن وُہ رحم کا "بُدھ" ہوگا میرے خیال میں مظالم سے اشارہ اس زمانہ کے اُن ہتھیاروں کی طرف ہے۔ جو آج کل جنگوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہوائی جہازوں کے بم جو اُن خانہ نشین۔ بچوں اور بوڑھوں پر گرائے جاتے ہیں۔ جن کا لڑائی میں کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اگلے زمانے میں سپاہی سپاہیوں سے لڑتے تھے۔ اور دونوں کے ہاتھوں میں ہتھیار ہوتے تھے۔ آج شہری آبادی کے بے ہتھیار حصہ پر ایسے وقت میں آتش افشانی کی جاتی ہے۔ جبکہ وُہ اپنے گھروں میں سوئے ہُوئے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظلم کی کوئی مثال کیا ہوسکتی ہے

کتابوں کے نام

بُدھ مذہب کی جن کتابوں میں اس قسم کی پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ اُن کا نام "مہادان سا" اور "جاتاکا" اور "بدھاداسا" ہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے مفصل حالات معلوم ہوتے ہیں۔

ان کے علاوہ انگریزی انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں بھی بُدھ کے حالات مفصل لکھے ہیں۔ میں نے باہر اپنے بعض دوستوں کو لکھا ہے کہ اُن شہروں میں رہنے والے بُدھ مذہب کے لوگوں سے مزید حالات معلوم کرکے لکھیں۔ اور اگر ان سے کچھ حالات قابلِ ذکر آئے تو درج اخبار کر دیئے جائیں گے۔ مرزا کبیر الدین صاحب ایک

انگریزی رسالہ بھیجا ہے۔ جو بُدھ مذہب کے ایک اطالوی پیرو نے لکھا ہے۔ مگر اس میں زیادہ تر ہندوستان کی نیچ قوموں کو ابھارا گیا ہے کہ اگر وُہ بدھ مذہب اختیار کرلیں۔ تو اُن کو اچھوت نہ سمجھا جائیگا۔ مگر چھوت چھات۔ کو اُن سے زیادہ اسلام نے عملی طور پر مٹا کر دکھایا ہے۔ ہندوستان کے اچھوتوں کے واسطے ترقی کا شاہراہ قبولیتِ اسلام میں ہے۔ نہ کہ کسی اور مذہب میں:۔

مولوی محمد علی صاحب کا ایک عجیب و غریب عقیدہ اور ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد

جیسا کہ گزشتہ مضمون میں عرض کیا جاچکا ہے مولوی محمد علی صاحب صاف۔ واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اپنے اس عقیدہ کا اعلان کرچکے ہیں کہ:۔

"اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الہٰی ہے پس جو شخص توحید الہٰی کا قائل ہوتا ہے۔ وُہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے"۔ (پیغام ۱۷ مارچ ۱۹۱۲ء)

اس عقیدے کو زیادہ واضح اور عریاں الفاظ میں یُوں بیان کیا جاسکتا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب کے نزدیک اسلام میں داخل ہونے اور نجات حاصل کرنے کے لئے کسی نبی مامور حتیٰ کہ افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ اور ایک شخص انبیاء علیہم السلام کے اس مقدس گروہ کو نعوذ باللہ مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہُوئے بھی جناب مولوی صاحب کے نزدیک اسلام میں داخل ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ وُہ توحید الہٰی کا قائل ہو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت اس نہایت درجہ خطرناک عقیدہ کے متعلق ایک اور ضروری بات عرض کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ غیر مبائعین اس پر ٹھنڈے دل ودماغ سے غور فرمائیں گے۔

قرآن کریم کی واضح تعلیمات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات موجود ہیں اس کے علاوہ آج تک اسلام میں ہزار ہا بڑے بڑے جلیل القدر اور جید علماء وفقہا گذر چکے ہیں۔ جنہوں نے اسلامی عقائد اور تعلیمات کی توضیح وتشریح کرنے میں اپنی عمریں صرف کر ڈالیں پھر اس زمانہ کے حکم وعدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات ہر قسم کے مذہبی نزاع کا ناطق فیصلہ کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب قرآن مجید کی کوئی آیت۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بزرگانِ امت کی کوئی تحریر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ارشاد اپنے اس عقیدہ کی تائید میں پیش نہیں کرسکتے۔ ہاں اگر کوئی شخص اس عقیدہ میں مولوی صاحب کا ہم آواز نظر آتا ہے۔ تو وُہ صرف ایک ہے اور وُہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی جو ہمارے اور غیر مبائعین دونوں کے نزدیک مرتد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شدید دُشمن تھا۔ یہ شخص ۱۸۸۶ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہُوا شروع شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اخلاص بھی رکھتا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کی طرح وُہ بھی بار بار اس بات کو پیش کیا کرتا تھا۔ کہ میں نے حضور کی تائید میں جو ناچیز خدمت کی وُہ یہ ہے۔ کہ قریباً ۲ ہزار روپے صرف کرکے قرآنی تفاسیر اردو انگریزی میں شائع کی ہیں (الذکر الحکیم ۴ ص) ۱۹۰۶ء میں اس شخص نے اسی خطرناک عقیدہ کا اظہار کیا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے سلسلہ احمدیہ سے خارج فرما دیا۔ اخراج کے بعد یہ شخص حضور علیہ السلام کا شدید دُشمن ہوگیا۔ حتیٰ کہ حضرت امام برحق علیہ السلام کی ہلاکت کے خواب دیکھنے لگا۔ اور اسی حالت میں وفات پاگیا۔ یہ وہ واحد شخص ہے۔ جو مولوی محمد علی صاحب کے محولہ بالا عقیدہ کے ساتھ بالکل متفق تھا۔ چنانچہ اسکے خیالات بالخصوص یہ ہیں:۔ "قرآن مجید کی رُو سے مدارِ نجات بھی اللہ پر ایمان اور اعمال صالحہ ہیں (الخ دیبا)" "آنحضرت صلعم نے..... یہ کبھی نہیں فرمایا۔ کہ جو یہود و نصاریٰ خدا پرست اور نیک چلن ہیں۔ اگر مجھ کو نہیں مانیں گے۔ تو وہ نجات نہیں پائیں گے" (دجر) "تمام قرآن مجید حمد الہٰی سے گونج رہا ہے۔ اور توحید وتزکیہ نفس کو ہی مدارِ نجات قرار دیتا ہے۔ نہ کہ محمد پر ایمان لانے کو یا مسیح پر" (دڈ) "خداوند عالم کی توہین اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ اس کا ماننا اور اسکی عطا کردہ عقل اور فطرت کے مطابق اعمال صالحہ کرنا اور بدی سے بچنا موجب نجات نہیں ہوسکتے تاوقتیکہ ایک انسان کو ساتھ نہ مانا جائے"۔ (الذکر الحکیم ۲ ص ۲۷)

مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد بھی بعینہٖ وہی عقیدہ رکھتا تھا۔ جس کا اظہار آج مولوی محمد علی صاحب کر رہے ہیں۔ گو الفاظ مختلف ہیں لیکن مفہوم دونوں کا یہی ہے۔ کہ اسلام میں داخل ہونے اور نجات حاصل کرنے کے لئے کسی نبی اور مامور من اللہ پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔

اس خطرناک اور اسلام کی بنیاد تک کو متزلزل کر دینے والے عقیدہ کے متعلق خیالات کی یہ ہم آہنگی اور اتحاد ہمارے لئے یقیناً ایک ناقابلِ فہم معمہ ہے۔ کیونکہ ۱۹۰۶ء میں جو شخص اس گندے خیال کا اظہار کر رہا تھا۔ وہ غیر مبائعین کی نظروں میں اسی عقیدہ کی وجہ سے متفقہ طور پر احمدیت کا دشمن اور مرتد قرار پاتا ہے۔ لیکن ۱۹۱۲ء میں جو شخص اسی عقیدہ کا اعلان کرتا ہے۔ وُہ غیر مبائعین کے نزدیک احمدیت کا سب سے بڑا مخلص خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانثار مرید بلکہ "حضرت امیر قوم ایدہ اللہ" بن جاتا ہے۔

خاکسار خورشید احمد از لاہور۔

تقیّہ

مسئلہ تقیہ شیعہ اصحاب کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ ایسا اہم کہ اس کے بغیر ان کے عقائد بالکل متزلزل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بلافصل مانتے ہیں۔ لیکن اگر وہ ایسا حضرت علی کے متعلق تقیہ کرنے کا یقین نہ کریں۔ تو ان کے عقائد کی عمارت قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ مگر اس عقیدہ پر ذرا بھی اگر غور کیا جائے۔ تو یہ سراسر اسلامی روح کے خلاف نظر آئے گا۔ تقیہ میں یہ صورت ہوتی ہے کہ تمام ظاہری اعمال شریعت کے خلاف ہوتے ہیں۔ دل میں کچھ ہوتا ہے۔ اور عمل کچھ ہوتا ہے۔ جس کا اثر روح پر یقیناً پڑتا ہے۔ پھر اس عقیدہ سے بزدلی پیدا ہوتی ہے جو ایک معیوب بات ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے متعلق یہ دعا سکھائی ہے۔ اللھم انی اعوذبک من الجبن۔ یعنی اے اللہ میں بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر کلام پاک میں کامل مومن کی نشانی یہ بتائی گئی ہے۔ کہ وہ شجاع ہوتا ہے۔ وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے لایخافون احداً الا اللہ۔ پھر فرمایا لایخافون لومۃ لائم۔ پھر آتا ہے وھم من خشیتہ مشفقون۔ پھر مکرّ فرمایا وایای فاتقون وایای فارھبون یہ تمام امور اس بات پر شاہد ناطق ہیں۔ کہ تقیہ کا عقیدہ اسلامی روح کے خلاف ہے۔ اگر ایای فارھبون کے ہوتے ہوئے غیر اللہ سے کوئی مومن ڈر سکتا ہے۔ تو ایاک نعبد کے ہوتے ہوئے غیر اللہ کی عبادت بھی کی جا سکتی ہے۔ تقیہ کے خلاف صاف طور پر قرآن کریم میں آیا ہے۔ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مؤمنین حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں وکیف اخاف ما تشرکون۔ لیکن تقیہ اس کے خلاف غیر اللہ کا خوف دل میں پیدا کرتا ہے۔ ہاں خوف کے موقعہ پر جائز ذرائع استعمال کرنا مومن کا فرض ہے۔ مثلاً یہ کہ مجبوری کے حالات میں ہجرت کر جائے۔ جیسے فرعون کے ظلم کی وجہ سے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ملک مصر کو چھوڑ کر مدین میں سکونت اختیار کی۔

یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ تینوں خلفاء کے ۲۵ سالہ عرصہ میں خلفاء کو امیرالمومنین مانتے رہے۔ نمازیں ان کے پیچھے پڑھتے رہے بیعت اطاعت کی اور مشوروں میں شریک ہوئے۔ اور پھر فیصلوں کو جاری کیا۔ اور ان کی تعریف بھی کی۔ ان کے عقائد کی تردید نہیں کی۔ ان تمام معاملات میں شیعہ اصحاب حضرت علی کو تقیہ کرنے والے سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں اگر خوارج یہ کہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں بھی حضرت علیؓ نے تقیہ کئے رکھا۔ تو جو جواب خارجیوں کو دیا جائے گا۔ وہی جواب ہماری طرف سے بھی ہو سکتا ہے۔

ایمان اور کفر کے مقابلہ میں عقلاً چار گروہ بن سکتے ہیں۔ ایک وہ جو ظاہر و باطن میں مسلمان ہو۔ دوسرا اس کے مقابل پر ظاہر و باطن دونوں لحاظ سے کافر۔ تیسرا گروہ منافقین کا ہے کہ ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافر۔ اور چوتھا گروہ جس کا عقلی امکان ہے۔ وہ یہ ہے کہ ظاہر میں کافر اور باطن میں مسلمان۔ اب غور کا مقام ہے۔ کہ اگر قانون الٰہی میں حقیقتاً چوتھے گروہ کا وجود ہوتا۔ تو ضرور قرآن کریم میں اس کا ذکر آتا۔ ابتدائے قرآن میں جہاں تینوں پہلے گروہوں کا ذکر ہے۔ وہاں اس چوتھے گروہ کا نام ونشان بھی نہیں ہاں یہ الگ امر ہے کہ کوئی انسان ابتلاء میں آکر کبھی کلمہ کفر کہہ دے مگر اس کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اس حالت پر دوام اختیار نہ کرے۔ اور قرآنی تعلیم کے مطابق اس پر واجب ہے کہ ہجرت کر جائے۔

منافقین کے متعلق کلام الٰہی میں بہت سخت احکام بیان ہوئے ہیں۔ اور یہ حالت کفر سے بھی زیادہ خراب شمار کی گئی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ منافق فی الدرک الاسفل من النار ہوں گے۔ اس سے بھی ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ جب دل میں کفر رکھ کر عقیدہ کے خلاف اظہار کرنا حقیقی کفر سے زیادہ گناہ ہے۔ تو اس کے مقابل پر ایمان کو چھپانا اور غلط عقائد ظاہر کرنا اور بھی زیادہ جرم ہے۔ قرآن کریم میں ایک ہی قسم علیہ گروہ کا ذکر ہے۔ اور اس گروہ کی صفت یہ ہے۔ کہ قلبی ایمان کے مطابق ظاہر ابھی ایمان اور عقیدہ کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنت الفردوس کہ جنت صرف انہی لوگوں کے لئے ہے۔ جن کے ظاہری اعمال قلبی عقائد اور ایمان کے مطابق نیک ہوتے ہیں۔ اور یہی حقیقی اسلام ہے۔

شیعہ اصحاب اگر تقیہ کو فرض اور جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ تو ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں جب بہت سی مشکل گھڑیاں آئیں حضرت علیؓ نے ۱۳ سالہ مکی زندگی میں مصیبتیں جھیلیں۔ اس وقت انہوں نے تقیہ سے کیوں کام نہ لیا۔ اس وقت تو مردانہ وار مقابل پر ڈٹے رہے پھر یزید کی بیعت کے متعلق حضرت امام حسین کا جو رویہ ہے۔ وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے مقابل پر آخری دم تک تقیہ سے بالکل کام نہ لیا۔

حضرت امام حسینؓ کا تقیہ نہ کرنا یقینی اور واقعی امر ہے۔ اور حقیقت ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر حضرت علیؓ کے متعلق تقیہ منسوب کرنا ظنی فعل ہے۔ پس یقین کے مقابل پر ظن کو کوئی دخل نہیں ان الظن لایغنی من الحق شیئاً

پس تقیہ کا مسلک اختیار کرنا ہر لحاظ سے الٰہی منشا کے خلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ انبیاء کو اس لئے مبعوث فرماتا ہے کہ تا لوگوں کی اصلاح ہو۔ سچائی دنیا میں قائم ہو لوگ امن کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ اور اپنے رب کی طرف خلوص قلب سے متوجہ ہوں۔ لیکن تقیہ اختیار کرنے سے سب کچھ ہی ہاتھ سے جاتا ہے۔ تقیہ میں آپس کا اعتبار بالکل اٹھ جاتا۔ اور مذہب کی غرض بالکل فوت ہو جاتی ہے۔ پس یہ عقیدہ عقلاً بھی اور نقلاً بھی ناقابل عمل ہے۔

خاکسار قدرت اللہ واقف زندگی تحریک جدید

موصی صاحبان کے متعلق نہایت ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ۹ صحی ب یہ ہے کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ کا بقایا ہو جائے۔ اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔ لیکن ایسے ہر ایک موصی کو اختیار ہوگا۔ کہ بقایا کی ادائیگی کے متعلق کوئی معین عرصہ کی مہلت لے لے۔ یا دفتر ہذا سے خط وکتابت کر کے کوئی قسط مقرر کرے لیکن جو شخص ان دونوں باتوں میں سے کسی کو اختیار نہ کرے گا۔ اور نہ بقایا ادا کرے گا۔ تو اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے گی۔ پھر ایسے موصی سے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے گا جب تک وصیت کا سارا بقایا ادا کر کے بحال نہ کرائے۔ یا توبہ نہ کرے۔ ہاں یہ بات واضح کر دینی ضروری ہے۔ کہ جب وصیت منسوخ ہو جاتی ہے۔ تو پھر موصی لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ میرا بجٹ کم تھا یا میری آمدنی کم ہو گئی تھی۔ اس لئے بقایا صحیح نہیں ہے۔ ہر موصی کے لئے لازم رکھا گیا ہے کہ وہ اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع ساتھ ساتھ دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا ہے۔ اور جماعت کی تصدیق کے ساتھ اطلاع دے۔ ورنہ بعد میں کوئی عذر نہ سنا جائے گا۔ تبدیلی پتہ کی بھی دفتر ہذا کو اطلاع دینی ضروری ہے۔ تاکہ خط وکتابت صحیح طور پر ہو سکے۔ اور مال کا ضیاع نہ ہو۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

چندہ خاص کی ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

عہدہ داران جماعت خاص توجہ فرمائیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ خاص تین سالوں میں ایک لاکھ روپیہ فراہم کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ تاکہ اس چندہ سے صدر انجمن احمدیہ کے بار کو کم کیا جا سکے۔ مگر ان تین سالوں میں رقم مقررہ کے مقابلہ میں صرف ۲۰ ہزار روپیہ کی رقم وصول ہوئی۔ بقیہ رقم مبلغ اسی ہزار روپیہ کی فراہمی کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء میں فیصلہ ہوا۔ کہ یہ رقم جماعت کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور اس کی وصولی ہونی چاہیئے۔ اس لئے امسال اس کی شرح ایک ماہ کی آمد پر چالیس فیصدی مقرر کی گئی ہے۔ لیکن اس وقت تک صرف ۴۹۹۲ روپیہ وصول ہوا ہے۔ اور سال رواں کے اختتام میں صرف چند ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا تمام عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کا چندہ ماہ صلح بابت [illegible]

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا مطالبہ
اور
مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی خاموشی

مولوی محمد علی صاحب نے اعتراض کیا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ جماعت احمدیہ تک ان کے خیالات و دلائل پہونچانے میں روک بن رہے ہیں۔ حضور نے اس پر اس غلط الزام کی تردید کرتے ہوئے اتمام حجت کے طور پر یہانتک فرمایا۔ کہ اگر مولوی صاحب چاہیں۔ تو قادیان آکر تقریر کر لیں۔ اس کا انتظام کر دیا جائیگا۔ مولوی صاحب کو اپنی تقریر اور اس کی تاثیر کا تو علم ہی تھا۔ انہوں نے یہ مطالبہ پیش کر دیا کہ اچھا پھر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں تقریر کرنا چاہتا ہوں۔ جواباً کہا گیا۔ کہ اس موقعہ پر تو ہمارا الگ پروگرام ہوتا ہے جسے ترک نہیں کیا جاسکتا۔ اگر آپ کو اسی موقعہ پر تقریر کرنے پر اصرار ہے تو جلسے کے ایام کے ساتھ دو دن زائد کر دیئے جائیں گے۔ مگر ان دنوں کے اخراجات کے آپ ذمہ دار ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ اگر مولوی صاحب کے ساتھیوں کو گمان بھی ہوتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی تقریروں سے سو پچاس "قادیانی" غیر مبایع بن جائیں گے۔ تو ان کے لئے تین یا چھ ہزار روپیہ کا خرچ ناممکن نہ تھا ان میں سے بعض مالدار ایسے بھی ہیں جو اکیلے ہی یہ رقم ادا کر سکتے ہیں۔ مگر ہوا یہ کہ مولوی صاحب نے اس معقول مطالبہ کو قبول نہ کیا۔ بلکہ ایسی باتوں پر اتر آئے جو ساری جماعت احمدیہ کے لئے سخت دلآزار تھیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے مطالبہ اور اس پر اصرار کو دیکھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب نے ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور پھر اپنی طرف سے اسی کے ہم رنگ مطالبہ مولوی محمد علی صاحب کے سامنے پیش کر دیا۔ اور اسے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۱ء میں شائع کرنے کے علاوہ بصورت اشتہار بھی غیر مبایعین تک پہونچایا۔ وہ مطالبہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے الفاظ میں ہی درج ذیل ہے۔ لکھتے ہیں:-

"آپ دونوں فریق مرزا صاحب کو صادق مصدوق مان کر صرف ان کے منصب نبوت میں مختلف ہیں۔ لیکن ہم اور آپ ان کے صادق اور مصدوق ہونے میں مختلف ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ یہ اختلاف آپ دونوں کے اختلاف سے بہت بڑا ہے۔ لہذا میں اگر آپ ہی کے الفاظ میں آپ سے درخواست کروں۔ تو بیجا نہیں کہ مجھے اپنے جلسے میں موقعہ دیجئے کہ میں مرزا صاحب متوفی کے آخری فیصلہ پر آپ سے مباحثہ کرنے کے لئے حاضر ہو جاؤں۔ آپ نے اپنی جماعت کے حق میں الفاظ مدحیہ خوب لکھے ہیں کہ "ہماری جماعت بڑی فعال (بڑی کارکن) ہے" پس میں اس فعالہ جماعت سے یہ امید کیوں نہ رکھوں۔ کہ میری درخواست ضرور قبول کرے گی۔ اگر باوصف فعال ہونے کے جماعت کے سردار نے میرے ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کیا یا کوئی عذر کیا تو کہا جائے گا ؎

خود سوئے ما ندید وحیا را بہانہ ساخت"

آج تک اخبار "پیغام صلح" نے نہ اس مطالبہ کا ذکر کیا ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی جواب دیا ہے۔ حالانکہ یہ ایک نہائت ضروری مطالبہ تھا۔ دو ہی صورتیں ہیں۔ اگر یہ مطالبہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک معقول ہے۔ تو انہیں اسے منظور کرنا چاہئیے تھا۔ اور اگر پہلے فروگزاشت ہوگئی ہے۔ تو کم از کم آئندہ سالانہ جلسہ کیلئے ابھی سے اس کی منظوری کا اعلان کر دینا چاہئیے۔ اور اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطالبہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک نامعقول ہے وہ اسے منظور نہیں کر سکتے بلکہ اسے درخور اعتنا بھی نہیں سمجھتے۔ تو سوال یہ ہے کہ پھر ویسا ہی مطالبہ وہ خود کیوں کرتے ہیں؟ فریق لاہور کے دوستو!

غور تو کرو کہ مولوی محمد علی صاحب کے قول و فعل میں تطابق نہیں ہوتا؟

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

ہندوستان کیلئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے اس کے بعد وعدے قبول نہیں کئے جائیں گے

براہ راست وعدے کرنیوالے افراد اور کارکن فوری توجہ کریں!

تحریک جدید کے کارکنوں کے فرائض کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(۱) "۳۱ جنوری تک کارکنوں نے اپنی اپنی جماعت کے ہر فرد تک پہونچنا ہے۔ ان سے وعدے لکھوانے ہیں" (۲) "مگر اس امر کو مدنظر رکھنا ہے کہ دوستوں نے گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے کئے ہیں یا نہیں" (۳) "جو لوگ فوری طور پر چندہ ادا کر سکتے ہیں۔ ان سے چندے وصول کرتے ہیں" حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات کی تعمیل میں ہر کارکن دیکھے کہ اس نے اپنی جماعت کے ہر فرد سے وعدہ لکھوا لیا۔ اور ان سے ان کی آمد اور ان کی گزشتہ سالوں کی قربانی کا نقشہ انکے پیش کر کے نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدہ لیا ہے؟ اگر نہیں تو اب پھر ہر کارکن سمجھ لے کہ ۳۱ جنوری وعدوں کی آخری میعاد ہے۔ اس کے بعد کوئی وعدے حضور قبول نہیں فرمائیں گے۔ پس آپ فوری توجہ کر کے اگر اپنی فہرست تاحال نہیں بھجوائی تو حضور کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ مگر وعدہ نمایاں اضافہ کیساتھ ہو جس کا معیار یہ ہے۔ کہ کم سے کم ہر شخص کا وعدہ ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔

اگر آپ اپنا وعدہ براہ راست دیا کرتے ہیں تو فوری توجہ کریں۔ اس اعلان کے پڑھتے ہی پہلا کام یہ کریں کہ اپنا وعدہ ایک چھٹی میں لکھ کر حضور کے ارسال فرمائیں۔ اب دوستوں کو غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئیے۔ قریباً دو ماہ سے وعدوں کا مطالبہ ہو رہا ہے ایسا نہ ہو ۳۱ جنوری بھی گذر جائے اور وہ وعدہ نہ لکھا سکیں اور وہ اس تحریک سے محروم رہ جائیں جس کی نسبت حضور نے فرمایا (۱) "یاد رکھو یہ تحریک اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اور خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کیلئے کوشش کی" (۲) "ہم اس تحریک کے چندے سے تبلیغ اسلام کا ایک مرکزی فنڈ قائم کریں گے۔ جس کے نتیجہ میں ایک دن ہماری تبلیغ خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا تک پہنچ جائیگی۔ اور احمدیت تمام عالم پر چھا جائے گی۔ پس تحریک جدید کے ماتحت زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں۔ اس تحریک کے ۱۰ سال میں سے ۷ سال گزر چکے ہیں۔ اب صرف تین سال باقی رہ گئے ہیں۔ خدا ہی جانتا ہے کہ ہماری آئندہ نسلوں کو اس تحریک کے ماتحت کس حد تک کام کرنیکا موقعہ ملے گا۔ لیکن یہ تو ظاہر ہی ہے کہ ہماری نیت اس روپیہ سے ایک ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک تبلیغی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اور اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا یقیناً ان سب کو اللہ تعالےٰ قیامت تک ثواب عطا فرمائیگا۔ یہ اتنے بڑے فخر کی بات ہے۔ اگر ہماری جماعت کے احباب اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ تو اپنی قربانیاں ان کو حقیر نظر آنے لگیں"

پس وہ جماعتیں جن کے وعدے نہیں آئے نمایاں اضافہ کے ساتھ یعنی کم سے کم ایک ایک ماہ کی آمد کے برابر کر کے حضور کے پیش فرمائیں۔ اور وہ جماعتیں جو وعدے بھجوا چکی ہیں وہ بھی اپنے وعدوں میں نمایاں اور خاص الخاص اضافہ کر کے وعدہ پیش کریں۔ نیز براہ راست وعدہ کرنے والے احباب تو اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنا وعدہ لکھ کر حوالہ ڈاک کر دیں۔ مگر ہندوستان کے تمام دوست جہاں اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے یاد رکھیں کہ ان کیلئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء ہے۔ اس کے بعد کسی کا وعدہ حضور قبول نہیں فرمائیں گے۔ ہاں بیرون ہند کے لئے تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کو بھی ۳۰ اپریل تک اپنے وعدے حضور کے پیش کر دینے چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔

سکریٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۲۱: منکہ مرزا شکور علی ولد حاجی حسین صاحب قوم مغل مسلمان احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۳۴ء ساکن نگر کلو ڈاکخانہ نگر ضلع کانگڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کمترین کی جائیداد حسب ذیل ہے۔ دس مرلے مفید زمین واقعہ دار البرکات شرقی قادیان ضلع گورداسپور قیمت ۱۵۰ روپے کی مالیت ہے۔ (۲) مبلغ پچاس روپے سیونگ بنک ڈاکخانہ کلو ضلع کانگڑہ میں ہے۔ اس کے علاوہ فدوی کی موجودہ تنخواہ مبلغ ۴۳ روپے ماہوار ہے۔ ان سب مالیت جائیداد و تنخواہ کے دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں بھی جو کچھ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع سکرٹری بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا

العبد:- مرزا شکور علی احمدی بنیٹر ۱۰۰۵۶۳ آئی اے او سی۔ سی ڈراپ حال فیروز پور کینٹ۔

گواہ شد:- حوالدار عبد المنان۔ گواہ شد:- فضل احمد اے۔ ڈی آئی مدارس سرگودہا۔

نمبر ۶۰۲۰: منکہ سید ریاض احمد ولد سید زمان شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۷ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت فوج میں ملازم ہوں اور میری موجودہ آمدنی ۷۵ روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میری وفات کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہوئی۔ میری یہ وصیت اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر حاوی ہو گی۔ اور میرے وارثوں کو کوئی حق اس کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالنے کا نہ ہوگا۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد:- جمعدار ریاض احمد

گواہ شد:- سید زمان شاہ والد موصی حال ہیڈ ورنیکلر کلرک صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات۔ گواہ شد:- ابو المعالی سید محمد ہاشم بخاری۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور چھاؤنی میں گارڈ درجہ اول گریڈ اول (۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰) کے طور پر ٹریننگ کے لئے بغرض داخلہ امیدواران کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کورس ۲۶ فروری ۱۹۴۲ء اور ۱۳ اپریل ۱۹۴۲ء (۳۵ فی کس) سے شروع ہونگے۔

کلاس I گریڈ I کے گارڈوں کی ستر خالی اسامیاں ہیں۔ اور ان میں سے حسب ذیل طور پر ریزرو کی جائینگی۔

۱۔ مسلمان ۴۲

۲۔ دیگر اقلیتیں یعنی ہندوستانی عیسائی پارسی اور سکھ ۶

۳۔ اینگلو انڈین اینڈ یورپین ۱۴

تعلیمی اوصاف:- "ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی (انٹرمیڈیٹ امتحان)" کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا یا اسکے مترادف کوئی امتحان۔ عمر ۲۶ فروری ۴۲ء کو اٹھارہ سے چوبیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے

درخواستیں مجوزہ فارم پر جو ایک روپیہ میں ہر بڑے سٹیشن کے سٹیشن ماسٹر سے مل سکتا ہے۔ امیدوار کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہونی چاہئیں۔ اور جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو زیادہ سے زیادہ ۹ فروری تک بذریعہ ڈاک معہ مصدقہ نقول اسناد پہنچ جانی چاہئیں۔ لفافہ پر یہ الفاظ لکھے ہوں "Temporary Guards"

منتخب شدہ امیدواران کو ۲۳ اور ۲۴ فروری ۴۲ء کو نو بجے ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور میں انٹرویو کی غرض سے بلایا جائیگا۔ انہیں اپنے ساتھ اصل سرٹیفکیٹ علی الخصوص میٹرکولیشن سرٹیفکیٹ لانے چاہئیں۔ جن امیدواروں کو آخری دفعہ منتخب کیا جائیگا۔ انہیں کلاس A-2 میں میڈیکل ٹسٹ پاس کرنا ہوگا۔ اور مندرجہ ذیل رقوم داخل کرانا ہونگی۔ (۱) ضمانت -/۵۰ روپے۔ (۲) معاہدہ کی فیس سٹامپ اکرویہ۔ (۳) ضمانت خوراک -/۱۰ روپے ٹریننگ کورس ۹ ہفتوں پر مشتمل ہے جس کے دوران میں گذارہ کا الاؤنس مبلغ ۳۰ منفی ۱۲ روپے ۸ آنے خرچ خوراک دیا جائیگا۔ سروس کی گارنٹی نہیں کی جا سکتی لیکن جو امتحان میں کامیاب ہو جائینگے وہ ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ کے گریڈ میں لے لئے جائینگے یا انہیں وہ تنخواہ دی جائیگی جو قواعد سروس کے ماتحت وقتاً فوقتاً مقرر ہو۔ موجودہ ایمرجنسی کے بعد مستقل ملازمت کے سوال پر غور کیا جائیگا۔ سابق فوجی آدمی جو مقررہ تعلیمی اوصاف رکھتے ہوں یا جن کے پاس فرسٹ کلاس (برٹش آرمی) سرٹیفکیٹ ہو اور جنکی عمر چالیس سال سے متجاوز نہ ہو وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

جنرل منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سنگاپور - ۲۰ جنوری - ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے - کہ آسٹریلین افواج ان جاپانی فوجوں کا بڑی پامردی سے مقابلہ کر رہی ہیں جو جوہور کے جنوب کی طرف بڑھ رہی ہیں - آسٹریلین سپاہی دشمن کے شدید حملوں کے باوجود اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں - آج صبح سنگاپور پر جو ہوائی حملہ ہوا - اس میں پچاس ہلاک اور ڈیڑھ سو زخمی ہوئے -

رنگون - ۲۰ جنوری - یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ سیامی فوج کے کچھ دستے مروادی کے مشرق میں برمی سرحد کو پار کر گئے ہیں - اور مروادی کے شمال میں لڑائی بھی ہوتی ہے - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فوجیں جنوبی برما میں ماتھا کے مقام سے آگے بڑھ کر جنوبی برما کے مغربی ساحل پر "ٹوائے" تک پہنچ گئی ہیں - یہ مقام سیامی سرحد سے ۳۷ میل کے فاصلہ پر ہے - جاپانیوں کی کوشش ہے - کہ جنوبی برما کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے -

سنگاپور - ۲۱ جنوری - ایک سرکاری کمیونکس میں بتایا گیا ہے - کہ دشمن مغربی ملایا میں سارے محاذ پر زبردست دباؤ ڈال رہا ہے - زیادہ زور موریاؤ کے علاقہ میں ہے - کل مرسنگ کے علاقہ پر بھی بم باری ہوئی - اور مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں -

چنگکنگ - ۲۱ جنوری - چین کے نائب وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے - کہ جاپانی حکام ہانگ کانگ میں بسنے والے ۱۷ لاکھ چینیوں میں سے دس لاکھ کو مجبور کر رہے ہیں - کہ جزیرہ سے نکل جائیں - حکومت چین نے ان چینیوں کو ریلیف دینے کا فیصلہ کیا ہے -

لنڈن - ۲۰ جنوری - آج دارالعوام میں مسٹر چرچل نے بیان کیا - کہ سر تیج بہادر سپرو اور دیگر ہندوستانی لیڈروں نے مجھے جو مراسلات بھیجے ہیں - میں ان پر غور کر رہا ہوں - اور میں ان لوگوں کو جواب دونگا - مجھے یقین نہیں - کہ ایسے وقت میں جبکہ دشمن ہندوستان کے دروازہ پر ہے - اہم آئینی سوالات کا اٹھایا جانا مفید ہو سکتا ہے - ایک ممبر نے ہاؤس میں تحریک پیش کرنا چاہی - کہ سنگاپور کی حفاظت کے لئے کافی ہوائی جہاز بھیجے جائیں - مگر سپیکر نے اسکی اجازت نہ دی -

رنگون - ۲۰ جنوری - ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے - کہ قائم مقام وزیر اعظم برما سر پاٹن نے نئی وزارت بنالی ہے - گورنر نے پہلی وزارت کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ سکولوں اور کالجوں کے امتحانات موجودہ حالات میں ممکن نہیں - اسلئے انہیں ملتوی کیا جاتا ہے - یونیورسٹی کالج کو مانڈے میں منتقل کیا جا رہا ہے -

انقرہ - ۲۰ جنوری - یہاں افواہ گرم ہے کہ جرمن وزیر خارجہ ربن ٹراپ عنقریب یہاں آ رہا ہے - اور کہ جرمنی ٹرکی کے ساتھ کسی اہم سوال پر گفت و شنید کرنا چاہتا ہے -

کیوبی شیف - ۲۰ جنوری - سوویٹ گورنمنٹ کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کرش کا علاقہ دشمن سے بالکل صاف کر دیا گیا ہے -

واشنگٹن - ۲۰ جنوری - جاپانیوں نے منیلا کے شمال مغرب میں امریکن فوج کے قلب پر شدید حملہ کر دیا ہے -

کراچی - ۲۰ جنوری - جہاز "رحمانی" پندرہ سو حاجیوں کو لیکر جدہ سے بخیریت یہاں پہنچ گیا - حاجیوں کا بیان ہے کہ انہیں آنے جانے میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی - ایک جہاز "رحمانی" کے غرق ہونے کی جو خبر چند روز ہوئے شائع ہوئی تھی - وہ اور تھا -

میڈرڈ - ۲۰ جنوری - ہسپانوی نامہ نگاروں کی اطلاع ہے - کہ جرمنی، اٹلی اور جاپان میں جو تازہ معاہدہ ہوا ہے - اس کے معنے یہ ہیں - کہ مختلف محاذوں پر وسیع حملوں کا اندیشہ ہے - اور ممکن ہے - جاپانیوں نے سمندری لڑائی جس ڈھنگ سے لڑی ہے - مستقبل قریب میں یہ ڈھنگ بحیرہ روم میں برتے جائیں -

بھوپال - ۲۰ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت بھوپال نے ایک نئی بٹالین بھرتی کی ہے - جو بہت جلد عملی خدمات کیلئے روانہ ہو جائے گی -

بمبئی - ۲۰ جنوری - یہاں شہری حفاظت کے انتظامات تیز کئے جا رہے ہیں - اے - آر - پی ٹریننگ سکول کھولے جا رہے ہیں اور عوام میں ریت کی بوریاں تقسیم کی جا رہی ہیں -

قاہرہ - ۲۰ جنوری - گذشتہ دو برس میں جاپان میں چھ لاکھ ۸۸ ہزار جاپانی اس الزام میں گرفتار کر کے قید کئے جا چکے ہیں - کہ وہ اپنی حکومت کی پالیسی سے متفق نہ تھے - جرمنی کی طرح جاپان میں بھی پولیس کا ایک الگ شعبہ اس مقصد کے لئے قائم ہے - کہ جس شخص کی رائے حکومت کے خلاف ہو - اُسے گرفتار کرے -

ملبورن - ۲۰ جنوری - وزیر اعظم آسٹریلیا نے آج ایک انٹرویو میں کہا - کہ بحرالکاہل کی جنگ کا تقاضا ہے - کہ چین کے نقطۂ نگاہ کو سنجیدگی سے سمجھا جائے - اگر چین نے الگ صلح کر لی - تو بحرالکاہل کی جنگ میں روس کی شرکت کا کوئی امکان نہ رہے گا -

لنڈن - ۲۰ جنوری - ٹرکی کی حکومت کے بری - بحری اور فضائی صیغوں کے تمام ریزرو عملہ کو جس کی عمر ۲۶، ۲۷ سال کے درمیان ہے - حکم دیا ہے - کہ فوجی تربیت اور جنگی مشق کے لئے حاضر ہو جائے -

دہلی - ۲۰ جنوری - فی الحال گندم کے نرخ میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں - آیندہ ماہ کے آغاز میں جو گندم کانفرنس ہو رہی ہے - اس میں اس قسم کی کسی تجویز پر غور نہیں کیا جائیگا -

نیویارک - ۲۰ جنوری - ہندوستانی نمائندہ سر گرجا شنکر باجپائی نے یہاں ٹسر دس کلب میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ ہندوستان کے شمال مغربی سرحدی صوبوں کے سپاہیوں نے سلطنت کے مختلف محاذوں پر شاندار کامیابی حاصل کی ہے اور ہندوستان کے صرف ان صوبوں سے ہی دس لاکھ فوج تیار ہو سکتی ہے - جنگ کے دو سالوں میں ہندوستان کی فوج میں دس لاکھ جوانوں کی توسیع ہو چکی ہے -

بنارس - ۲۰ جنوری - کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر نے ایک بیان میں کہا - کہ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ میں کوئی گفتگوئے مفاہمت ہو رہی ہے -

بٹاویہ - ۲۰ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ ڈچ بیڑے نے ۲۰ دسمبر سے ۱۶ جنوری ۴۲ء تک جاپانیوں کے ۲ کروزر - چار تباہ کن جہاز - گیارہ ٹرانسپورٹ جہاز - ۲۰ ٹینکر - دس تجارتی جہاز اور دو حملہ آور کشتیاں ڈبوئی ہیں - علاوہ ازیں تین کروزر تین ٹرانسپورٹ جہاز - اور ایک طیارہ بردار جہاز کو نقصان پہنچایا ہے -

دہلی - ۲۰ جنوری - پرنٹرز ایسوسی ایشن کا ایک وفد آج کامرس ممبر سے ملا - اور کاغذ کی قیمت میں گرانی اور اس کے حصول کی راہ میں مشکلات آنریبل ممبر کے سامنے پیش کیں - انہوں نے ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا -

راولپنڈی - ۲۰ جنوری - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہاں لکڑی سوختنی کا بھاؤ دس آنہ اور بارہ آنہ من مقرر کر دیا ہے - لاہور میں لکڑی سوا روپیہ من بک رہی ہے -

سنگاپور - ۲۰ جنوری - اس جزیرہ کے قریب جاپانی فوجوں کے اترنے کی خبر کل شائع ہوئی تھی - مگر تحقیقات سے معلوم ہوا ہے - کہ کم سے کم ۵۰ میل تک کسی جاپانی کا نام و نشان نہیں ملتا -

لاہور - ۲۰ جنوری - بیوپاریوں کی ہڑتال کا بارھواں دن ہے - حالات میں ابھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - مگر معلوم ہوتا ہے - دوکاندار بھی ہڑتال سے تنگ آ چکے ہیں - اور گو دوکانیں تو نہیں کھلیں - مگر بہت سے دوکاندار اور ان کے کارکن دوکانوں سے باہر بیٹھے اور خفیہ خفیہ باقاعدہ اشیاء فروخت کرتے ہیں - اور بعض تاجر اب بازار کے بجائے گھروں میں اپنی چیزیں فروخت کرتے ہیں - اور گلیوں میں تجارت شروع ہو گئی ہے - ایک سرکاری افسر نے پریس انٹرویو میں کہا - کہ گورنر پنجاب کو اگرچہ بہت سی درخواستیں آئی ہیں - مگر وہ ہڑتال کے معاملہ میں ہرگز مداخلت نہ کریں گے - ہاں اگر نقضِ امن کا اندیشہ ہوا - تو حکومت ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت مناسب کارروائی کرے گی -

مدراس - ۲۰ جنوری - مسٹر راجگوپال اچاریہ سابق وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا - کہ برما کے وزیر اعظم کی نظر بندی حکومت کو کوئی فائدہ نہ دیگی - وہ بھی اپنے ملک کا ویسا ہی نمائندہ تھا - جیسے مسٹر چرچل اپنے ملک کے ہیں +

بھائی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر :- غلام نبی